رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

THE AL FAZL QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

دیں کی نصرت کے لیے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا
اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر
اور کاروباری امور کے
متعلق خط و کتابت بنام
منیجر ہو

مضامین

مدینۃ المسیح } صہ
مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام
اخبار احمدیہ صہ ۲
جماعت احمدیہ کا مرکزی سالانہ جلسہ صہ ۳
کلام الامام صہ ۶
حضرت خلیفۃ المسیح مولوی محمد علی کا افترا
صادق پٹیالوی سے حوالہ کا مطالبہ } صہ ۷
نظم در اہدائے کتاب لطیفہ اختر صہ ۸
اشتہارات صہ ۹
خبریں صہ ۱۰ تا ۱۲

ایڈیٹر: غلام نبی ۔ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

نمبر ۵۵ | مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۲۲ء | یوم دو شنبہ | مطابق ۱۷ جمادی الاول ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بخیر و عافیت ہیں۔ خطبہ جمعہ (۱۳ جنوری) میں حضور نے اقامت صلوٰۃ کے متعلق ایک خاص اعلان فرمایا ہے۔ جو عنقریب اخبار الفضل میں طبع ہوگا۔
عزیز مکرم میاں عبد السلام صاحب خلف حضرت خلیفہ اول کا بخار ٹوٹ گیا ہے۔ نمونیہ کا بھی کچھ اثر تھا۔ جو بحمد اللہ اب زائل ہو گیا ہے۔ تاہم نقاہت اور کمزوری باقی ہے۔ احباب دعائیں فرماتے رہیں۔
مسٹر محمد حسن خان صاحب قادیان سے جو ہفتہ وار انگریزی اخبار شایع کرنے کو ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کا نام "البشریٰ" تجویز فرمایا ہے۔
شہزادہ ویلز کے تحفہ کیلئے جو پچیس ہزار آنے مطلوب ہیں۔ اسمیں سے ۶۹۶۰ آنہ اب تک وصول ہو چکا ہے۔

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام
تبلیغی دورہ

(نوشتہ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر)

سلسلہ کے لئے دیکھو الفضل نمبر ۹۴ صہ

ایک اور روما میں ہمارے ورود کی خبر ساتھ کے قریہ میں ہو چکی تھی۔ اور امیر حلقہ جماعت سرالا نے شاہ ایجاکوں ڈویژن یعنی روما میں۔ ایجاکوں کو اطلاع کی ہوئی تھی کہ "سفید مولوی" آتا ہے۔ آبادی میں شور تھا۔ سینگ بج رہے تھے۔ دماموں پر ضرب تھی۔ گویا یہ گاؤں حملہ آوروں کے مقابلہ کی تیاری کر رہا ہے۔ الغرض آدم اول نے جو قافلہ کا سیکرٹری ہے سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا۔ اور تمام قافلہ تیار ہو گیا۔ جلوس کی ترتیب اس طرح تھی۔ کہ آدم اول میرے آگے۔ آدم ثانی ترجمان دو براہیم امیر جماعت میرے دائیں بائیں اور باقی پیچھے۔ سب باواز بلند آدم اول کے بعد اس کے الفاظ کی تکرار کرتے تھے۔ اس طرح ہم دربار روما میں میں جو گاؤں کے وسط میں تھا حاضر ہوئے۔ دو طرفہ میز آراستہ تھے۔ رئیس بڑے چھتر کے نیچے سونے کے زیور پہنے اپنے اکابروں سمیت حاضر تھا۔ اپنی جگہوں پر بیٹھنے کے بعد جماعت نے فینٹی زبان میں نعت رسول پڑھی۔ جسے فو مبلغ احمدی یعقوب نے اوٹھ کر اپنے نہایت خوش لہجہ میں گایا۔ اور تمام لوگوں نے ایک عجیب آواز نکالی۔ جو شہر بھی

تھی۔ ہرگز سُننے والوں کو محض " واہ واہ دے " کے علاوہ اور کچھ ہاتھ نہ لگتا تھا۔ اس کے بعد میں نے رئیس اور مجمع کو مخاطب کیا۔ اور قرآن پاک کے بیان کردہ بہشت ودوزخ کو بیان کر کے کفار کو توبہ کرنے اور اسلام کی تلقین کی۔ المختصر میں نے تبلیغ کی۔ اور اللہ کے فضل سے خوب تبلیغ کی۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ ترجمان " جو مُرتد مُسلمان تھا " اسلام لایا۔ الحمد للہ۔ ایک نوجوان فوراً مُسلمان ہو گیا۔ الحمد للہ۔ اور رئیس دل سے محمد رسول اللہ کا قائل ہو گیا ٭

رئیس کا اخلاص خدا تعالیٰ کے خوف سے ڈرتے ہوئے رئیس نے مجھ سے سوال کیا۔ "کیا میں نجات پا سکتا ہوں ؟" میں نے کہا۔ ہاں سُن! محمد عربی کو اجازت ہے کہ لوگوں سے کہدے۔ " میرے بچو! اگر تم نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے۔ خدا کی رحمت سے نااُمید نہ ہو۔ وہ بخشنے والا رحیم ہے۔"

مایوس قلب کو ڈھارس ملی۔ اور بُت پرست رئیس ادب سے بولا۔ رومن کیتھولک۔ ویسلیین۔ ناؤل چرچ اور آپ کی تعلیم میں سے کون مجھے بچا سکتی ہے۔ اور کیونکر صداقت کو پہچانوں۔ میں نے جواب دیا۔ [illegible] محمدی غلامی میں نجات ہے۔ اور عقلمند انسان ہوائی جہاز بنتے ہوئے جنگل کی پُرخطر پگ ڈنڈی یا سڑک کو نہیں پکڑتا۔ مسیح موعود آ گیا۔ زندہ نبی محمد سب سے آخری نبی اور آخری بادشاہ روحانیت ہے۔ " رئیس" ہاں ہاں میں سمجھ گیا۔ " اور مجھے اجازت دیں کہ میں سڑک تک حضور کے ہمراہ چلوں۔ " نیّر" آپ بڑے آدمی ہیں۔ گھر پر ٹھہریں۔ مجھے جانے دیں۔ میں غریب مسافر ہوں۔"

رئیس۔ ہرگز نہیں۔ میرے لئے دُعا فرمادیں۔ میں خادم ہوں۔ یہ دو پونڈ ۱۰ شلنگ آپ کی نذر اور ۱۰ شلنگ آپ کے ہمراہیوں کے لئے۔ اور باصرار تمام با اخلاص رئیس مع نو مسلم ترجمان سڑک شاہی تک آیا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو اعلان اسلام کی توفیق مل جائیگی ٭

اخبار احمدیہ

جلسہ سونگھڑہ کٹک الحمد للہ جماعت احمدیہ سونگھڑہ کا جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو خوب کامیابی کے ساتھ ہوا۔ پوری۔ کیرنگ وغیرہ کے احباب شریک ہوئے۔ ایک صاحب غیر احمدی محمد اسمٰعیل خان صداقت احمدیت کے دلائل سُنکر داخل سلسلہ عالیہ ہو کر مسیح محمدی کے انفاس قدسیہ سے زندہ ہوئے۔

اور وہ شخص جو ہمارے مخالفین میں سردار سمجھا جاتا تھا جس نے ایک احمدی لڑکی کو قبرستان میں جگہ دینے سے بجبر روکا تھا۔ خود زہر کھا کر مر گیا۔ صمصام الدین

تبلیغی پمفلٹ جناب عبد الحکیم صاحب سکرٹری تبلیغ انبالہ نے پانچ تبلیغی پمفلٹ اپنے ہاتھ سے لکھ کر اور دستی پریس پر چھاپ کر شائع کئے ہیں۔ یہ تبلیغ کا اچھا ذریعہ ہے۔ دیگر سکرٹری صاحبان بھی توجہ فرمائیں ٭

میرا پتہ چونکہ حضرت سیدنا وامامنا جناب خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے مجھے از راہ غریب نوازی و بندہ پروری جماعت ہائے احمدیہ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کا سیاسی نمائندہ مقرر فرمایا ہے۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ سب دوست اپنے خادم کے مفصل پتہ سے آگاہ رہیں۔ لہذا بغرض آگاہی احباب میں اپنا پتہ درج ذیل کرتا ہوں :-

رحمت منزل۔ احاطہ خام فقیر محمد خان۔ شہر لکھنؤ
محمد زبیر احمدی بادنی ثم لکھنوی ٭

درخواست نماز جنازہ مندرجہ ذیل اسماء ان احباب کے ہیں جو فوت ہو چکے ہیں۔ احباب ان سب کے لئے دُعائے مغفرت کریں اور نماز جنازہ پڑھیں

(۱) مسماۃ نور بی بی زوجہ حوالدار قطب شاہ پنجوڑیاں۔
(۲) ملک عطار محمد خان صاحب ساکن دو لمیال۔
(۳) مرزا جمیل بیگ صاحب احمدی ساکن دھرم سالہ۔
(۴) مولوی امام علی خان صاحب سنوری۔
(۵) اہلیہ خانصاحب عبد الغنی خان پنشنر سیبی
(۶) بابو حبیب اصغر صاحب (راولپنڈی) (۷) جناب ماسٹر محمد طفیل صاحب سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کی والدہ۔
(۸) میاں محمد عمر الدین صاحب متوطن ڈنگہ (گوجرات) کی والدہ (۹) والدہ منشی ضیاء الدین صاحب مدرس احمد نگر
(۱۰) مسمی داد ولد بلاول قوم جٹ سکنہ کالیہ۔ (۱۱) غلام محمد صاحب ساکن راولپنڈی کی والدہ۔
(۱۲) حضرت مسیح موعود کے پُرانے خادم مولوی جند وڈا صاحب علاقہ ڈیرہ غازیخان (۱۳) میاں احمد دین صاحب سکنہ ترگڑی والہ
(۱۴) عبد الحی صاحب سلوادی کی والدہ اور اہلیہ (۱۵) جناب محمد بخش صاحب سوداگر کنجاہ کی ہمشیرہ حیات بی بی۔
(۱۶) شیر محمد صاحب ساکن بھینیاں کے والد مسمی ددلو احمدی
(۱۷) جناب غلام احمد خان صاحب پلیڈر پاک پٹن کی دختر حمیدہ بیگم۔

ضرورت جہلم کارخانہ میں بہت سے فٹر وں اور ایک فورمین کی ضرورت ہے۔ اول الذکر کا مشاہرہ ۵۰ روپے سے ۷۵ روپے تک اور موخر الذکر کے لئے ۱۰۰ روپے سے ۱۲۵ تک ہو گا۔ خواہشمند اصحاب جلد تر اپنی درخواستیں مع نقول سندات مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کر کے خط وکتابت کریں۔ نیز ایک اطلاعی کارڈ دفتر امور عامہ میں بھیجدیں۔

پتہ۔ محمد یوسف کیمیکل اسسٹنٹ ڈسٹمنٹ ورکس جہلم (ای آئی آر)

اخبار کے متعلق

مکرمی جناب منشی غلام نبی صاحب با جازت حضرت خلیفۃ المسیح ٹریٹوریل فوج میں بھرتی ہو کر دو مہینہ کے لئے جالندھر چھاؤنی میں احمدیہ کمپنی کے ساتھ بحیثیت لیس نائک کام کر رہے ہیں۔ ۸ر جنوری ۱۹۲۲ء سے انکی جگہ میں انچارج ہوں۔ اور مولانا سید محفوظ الحق صاحب علمی مدد فرماتے ہیں۔ خاکسار مہر محمد خان احمدی

شکریہ والتجاء دعا

خاکسار جلسہ سے ایک دو روز پہلے سخت بیمار ہو گیا۔ جلسہ پر آنیوالے اکثر احباب عیادت کیلئے آئے۔ اب وہ بذریعہ خطوط میرا حال پوچھتے ہیں۔ میری حالت یہ ہے کہ بخار تو الحمد للہ نہیں۔ مگر دیگر عوارض [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۱۶ر جنوری سنہ ۱۹۲۲ء

جماعت احمدیہ کا مرکزی سالانہ جلسہ بابت سنہ ۱۹۲۱ء

جلسہ کا دوسرا دن - ۲۷ر دسمبر

دوسرا اجلاس

آج بھی حسب معمول نماز ظہر و عصر دونوں جمع کر کے حضرت خلیفۃ المسیح کی اقتدا میں پڑھی گئیں۔ اور حضور بعد از فراغت نماز دو بجکر آٹھ منٹ پر سٹیج پر تشریف لائے۔ سورہ النجم کا پہلا حصہ جناب حافظ روشن علی صاحب نے تلاوت کیا۔ اسکے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کھڑے ہوئے۔ قبل اس کے کہ ہم اس کا اور حضور کی باقی تقریروں کا خلاصہ درج کریں۔ یہ بتا دینا ضروری خیال کرتے ہیں کہ یہ جو کچھ ہم درج کرینگے وہ حضور کی تقریروں کا ہمارے الفاظ میں مفہوم ہو گا۔ بہر حال حضور کھڑے ہوئے اور

فرمایا

کہ اب ایک مضمون پڑھا جانیوالا ہے۔ قبل اس کے کہ یہ مضمون پڑھا جائے۔ اس کے متعلق میں اپنے دوستوں سے ایک بات بیان کرتا ہوں۔ کہ کچھ دنوں سے مولوی سید محمد احسن صاحب بطور مہمان یہاں آئے ہوئے ہیں مولوی محمد علی صاحب نے ایک دفعہ لکھا تھا۔ کہ مولوی محمد احسن صاحب کا فیصلہ مامور کے فیصلہ پر بھی مقدم ہے۔ اب ان کو فکر ہے کہ اگر انھوں نے بیعت کر لی۔ تو وہ کیا کرینگے۔ اسلئے وہ روز نئی نئی باتیں نکالتے اور مشہور کرتے رہتے ہیں۔ غرض ایک عجیب گھبراہٹ کی حالت میں ہیں۔ جو شخص بندوں کو خدا بناتا ہے۔ اسکی یہی حالت ہوتی ہے۔ اگر ام ضعیف چونکہ خدا اور رسول کا حکم ہے۔ اسلئے مولوی صاحب نے جب مضمون پڑھنے کی خواہش کی۔ تو میں نے اپنے وقت میں اجازت دی۔ اور مولوی صاحب یوں بھی پرانے آدمی ہیں اور انکو حضرت صاحب کے وقت میں خدمت کا موقع ملا ہے۔ اس سے زیادہ اس مضمون کے پڑھے جانے کے اور کوئی معنے نہیں۔ اسلئے مولوی محمد علی صاحب کو گھبراہٹ سے بچانے کے لئے خود ہی کہہ دیتا ہوں کہ مولوی صاحب نے بیعت نہیں کی۔ اس مضمون کے پڑھے جانے کے بعد خدا تعالیٰ جب مجھے توفیق دیگا۔ وہ میں بیان کرونگا۔

اسکے بعد مولوی جلال الدین صاحب نے جناب مولوی محمد احسن صاحب کا مضمون پڑھ کر سنایا۔ جو ۲ منٹ میں ختم ہوا۔ اس مضمون کے بعد حضور خلیفۃ المسیح کھڑے ہوئے اور اپنی ایک رؤیا کا ذکر کیا۔ جو اس نظم کی محرک ہوئی تھی، جو "جلوۂ طور" کے نام سے الفضل کے نمبر ا کے صفحہ اول پر چھپ چکی ہے۔

جب یہ نظم پڑھی جا چکی، تو حضور پھر کھڑے ہوئے۔ اور تشہد، تعوذ۔ فاتحہ اور سورہ اعراف کا رکوع ۲ واذ اخذ ربک من بنی ادم من ظہورھم ذریتہم واشہدھم علی انفسہم الست بربکم قالوا بلی شہدنا (سے لیکر آخر) وممن خلقنا امۃ یھدون بالحق وبہ یعدلون تلاوت فرما کر ارشاد فرمایا۔ کہ آپ لوگ میری بیماری کے متعلق پڑھتے رہے ہیں۔ اپریل میں نزلہ ہوا تھا۔ اس کے بعد بخار ہو گیا۔ اس طرح نو مہینے بیماری میں گذر گئے۔ اسی لئے کشمیر گیا تھا۔ وہاں کچھ آرام ہوا۔ لیکن جب وہاں احباب نے کہا کہ ہم مرکز سے بہت دور ہیں اور غریب ہیں۔ جلسہ میں ہمارا آنا مشکل ہے۔ آپ یہاں لیکچر دیں۔ میں نے مجالس میں کہا کہ یہ بات اچھی نہیں۔ کہ کوئی حق باتیں سننا چاہے۔ اور میں نہ سناؤں۔ وہاں متواتر تقریروں سے پھر بخار ہو گیا۔ اب جلسہ سے بیس دن پہلے بخار سے آرام ہوا۔ مگر اب کھانسی کا شدت سے سلسلہ جاری ہے۔ جس سے شاید تمام احباب تک آواز نہ پہنچ سکے۔ لیکن نیک نیتی سے جو کوئی بات سناتا ہے تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکی بات سنا دیتا ہے۔

تیمارداروں کے لئے دعا مضمون سے پہلے میں ایک اور بات کہتا ہوں۔ جو بندوں کا شکر نہ کرے۔ وہ خدا کا شکر نہیں کر سکتا۔ شفا دینا تو خدا کے ہاتھ میں ہے۔ مگر اس میری علالت میں جنھوں نے خاص تیمارداری کی۔ وہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور مولوی (حکیم) غلام محمد صاحب شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول ہیں۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب تو اپنی ملازمت کو چھوڑ کر ہی یہاں آ گئے ہیں۔ میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ جہاں احباب میرے لئے دعا کرتے ہیں۔ ان دونوں کے لئے بھی خاص دعا کریں۔

مسجد احمدیہ کے لئے جو چندہ ہوا، وہ ۹۲ ہزار وصول ہوا۔ باقی قابل وصول ہے۔ ۴ ہزار پونڈ سے مسجد کیلئے زمین لے لی گئی .. .. کچھ روپیہ سے یہاں زمین خرید لی گئی۔ کہ اس سے کچھ عرصہ میں بہت نفع ہو گا۔ کچھ خدا نے خاص رقمیں دیں۔ اور دینے والوں نے مجھے اختیار دیا کہ میں جہاں چاہوں۔ خرچ کروں۔ میں نے اس رقم سے لنڈن میں تجارت شروع کرا دی ہے [illegible] اور یہاں کے خزانے پر ان کا بوجھ نہ ہو گا۔ خواجہ صاحب نے وہاں کی تجارت دیکھ کر شائع کیا کہ میاں صاحب ذاتی تجارت کرتے ہیں۔ حالانکہ نہ وہ روپیہ میرے پاس ہے نہ وہ میری تجارت ہے۔ حساب خزانے والے دیتے ہیں۔ ہاں نگرانی میری ہے۔ کیونکہ خدا نے مجھے ذمہ دار بنایا ہے

بک ڈپو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب جو ختم ہو گئی تھیں۔ اور اب تک چھپ رہی تھیں پہلے ہم ان کو چھپواتے تھے۔ مگر اب ہم نے وہ سلسلہ کے سپرد کر دیں۔ اور میں نے تجویز کی۔ کہ ایک مستقل سرمایہ سے ایک بک ڈپو تالیف و اشاعت کے ماتحت کھولا جائے۔ جو حضرت اقدس کی کتب اور دیگر سلسلہ کی اہم کتب چھپوا کر شائع کرے۔ اس کے لئے میں نے احباب کو خاص چٹھی اپنے دستخطوں سے لکھی۔ کہ وہ سو سو روپیہ کا حصہ ڈالیں۔ اس میں اس طرح میری تحریک سے گیارہ ہزار روپیہ جمع ہو گیا۔ اب حقیقۃ الوحی کی چھپائی شروع ہے اسی بک ڈپو نے میری ایک تصنیف مولوی محمد علی صاحب کے جواب میں اور ایک پچھلے سال کی تقریروں کا مجموعہ

شایع کیا ہے۔ ارادہ ہے کہ حضرت کی کتب لائبریری ایڈیشن میں شائع کی جائیں۔ اور احباب کو چاہیئے کہ غیروں میں فروخت کریں۔ اپنے پاس سے قیمت دیکر کتاب کسی غیر کو دینا مفید بات نہیں۔

تبلیغ میں خدائی مدد۔ میں نے پچھلے سال تبلیغ کے لئے خاص طور پر کہا تھا۔ مگر اس دفعہ آپ لوگوں نے کم توجہ کی لیکن میرے رب نے میری بات کو پورا کیا۔ اور اٹھارہ ہزار کے قریب نئے لوگ افریقہ میں داخل اسلام کئے۔ مجھے آپ پر شکوہ ہے۔ کہ آپ نے کچھ زیادہ کام نہیں کیا۔

معافی۔ کل جس شخص نے کھڑے ہو کر ایسے رنگ میں اپنی ایک شکایت پیش کی۔ جس سے شریعت کی ہتک ہوئی۔ وہ قسمیں کھاتا ہے۔ کہ مجھے معلوم نہ تھا۔ اسلئے میں نے اسکو معاف کر دیا ہے۔ اور احباب کو بھی کہتا ہوں کہ اس کے متعلق برا خیال اپنے دل میں نہ رکھیں۔ حضرت عیسیٰ نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا۔ اور کہا کہ کیا کرتا ہے اس نے کہا کہ خدا کی قسم میں تو چوری نہیں کرتا تھا۔ آپ نے کہا کہ میں اپنی آنکھ کو [illegible] سے کام لیکر معاف کر دیں۔ تو اس کا ہمیں بہت فائدہ خدا کے حضور ملیگا۔

مفتی صاحب کے لئے دعا۔ مفتی محمد صادق صاحب نے باوجود مشکلات کے امریکہ سے رسالہ جاری کر دیا ہے۔ ہماری مشکلات سے ان کو بھی مشکلات رہی ہیں۔ حتیٰ کہ چھ چھ مہینے تک ہم انکو خرچ نہیں بھیج سکے۔ مگر وہ کام میں مصروف ہے یہانتک کہ انہوں نے سامان فرش میز کرسی وغیرہ بیچکر کرایہ دیا۔ اور دورہ کرکے گذارہ کیا۔ یہ تقویٰ کی بات ہے۔ ان کے لئے دعا کی جائے۔

چندہ۔ اس سال زمینداروں نے کم دیئے ہیں۔ میں زمیندار احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ادھر توجہ کریں۔ باقی احباب نے ۴۰ ر نار روپیہ کا آٹا خرید کر کھایا۔ اور چندہ پورا دیا۔ مگر انہوں نے اپنے گھروں کے کھیت کھائے۔ اور چندے میں کمی کی۔ چونکہ میں بھی زمیندار کہلاتا ہوں۔ اسلئے میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں۔ کہ ہر ایک مربع والا جماعت کو سو روپیہ قرض دے اور میں اپنے بھائیوں کو جو کام کرتے ہیں کہتا ہوں کہ وہ کم از کم اس کا دگنا دیں۔

خوشخبری۔ افریقہ کی جماعت خدا کے فضل سے بہت ترقی کر رہی ہے۔ وہاں کے لوگوں نے آج کانفرنس کی ہے کہ سوچا جائے کہ احمدیت کو کس طرح اس علاقہ میں پھیلایا جائے۔ وہاں سے اطلاع آئی ہے کہ ایک سو اسی غیر مسلم اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ یہ بڑی تعداد ہے۔ ورنہ اب تک زیادہ مسلمان کہلانیوالے ہی سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔

ولایت میں اب مخالفت شروع ہو گئی ہے۔ ایک مضمون چھپا تھا کہ احمدیوں کو تبلیغ کرنے سے روک دیا جائے۔ مگر اس کا جواب ہماری طرف سے چھپ گیا ہے۔ ایک نوجوان انگریز جس نے پادری کے لئے زندگی وقف کی تھی۔ اب مسلمان ہو گیا ہے۔ اور گھر بار چھوڑ کر وہیں ہماری مسجد میں آ رہا ہے۔

سیاسی شورش میں سیاست کے متعلق ایک گر بیان کر دیتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود کی غرض بعثت یہ بھی کہ قوموں میں جنگ نہ ہو۔ امن کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ حکومتوں میں جوش و نفرت نہ ہو جب کسی قوم سے نفرت پھیلائی جائیگی۔ اور حکومت کو بدنام کیا جائیگا تو امن کا قیام مشکل ہے۔ ہماری اغراض کیلئے امن کا قیام ضروری ہے۔ خواہ وہ لوگ ہمیں حق پر سمجھیں یا نہ سمجھیں۔ مگر ہم ملک کا امن برباد ہونے نہیں دینا چاہتے۔ دوسری بات جو ہمیں مسیح موعود نے سکھائی ہے۔ وہ یہ کہ ہمارا پیغام ساری دنیا کی طرف ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ ہندوستانی ہمارا بھائی ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ انسان ہمارا بھائی ہے۔ گاندھی کا وطن صرف ہندوستان ہے۔ لیکن ہمارا وطن تمام دنیا ہے ہم رب العالمین کے بندے ہیں۔ ہم حضرت مسیح موعود کو ماننے والے ہیں۔ جو بروز محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جن کا پیغام سارے جہاں کی طرف ہے۔ اسلئے ہم نے ساری دنیا میں امن قائم کرنا ہے جو امن کو برباد کرنا چاہتے ہوں۔ ہم ان سے ملکر کام نہیں کر سکتے۔ اگر کہا جائے کہ ہم حصہ نہ لیں۔ خاموش بیٹھے رہیں۔ تو یہ غلط ہے۔ کیونکہ فساد مٹائے بغیر نہیں مٹا کرتا۔

اصل بات یہ ہے کہ مذاہب دنیا میں امن قائم کرتے ہیں حضرت مسیح موعود کا نام امن و صلح کا شہزادہ رکھا گیا ہے اسلئے ہم لوگ جو آپ کے پیرو ہیں۔ کبھی کوئی ایسی حرکت نہیں کر سکتے۔ جو امن و صلح کو توڑنے والی ہو۔

ہندو لوگ کہتے ہیں کہ ترک موالات کے ذریعہ فتح ہوگی مگر ہمارے نزدیک موالات کے ذریعہ یقینی فتح ہے۔ ہم قومیت کو مٹا کر مذہب قائم کرنا چاہتے ہیں۔ موجودہ جنگ سامان عمارت ہے۔ وقت آگیا ہے۔ کہ یضع الحرب کا دنیا نظارہ دیکھے ہم لوگ جو اس کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں تو اسلئے کہ جنگ کے مٹانے کے لئے بھی ایک جنگ کی ضرورت ہوتی ہے۔

اسلام کی حکومت۔ اور اصل تو یہ ہے کہ ہم نہ انگریزوں کی حکومت چاہتے ہیں نہ ہندوؤں کی۔ ہم تو اسلام کی اور احمدیت کی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ صلح قائم رکھکر ہی قائم ہوگی۔ نہ حکومتوں کو بدلکر بلکہ مذہب پھیلا کر۔ اسلئے ہم اس کشمکش میں کیوں حصہ لیں۔

یورپ مسلمان ہوگا۔ حضرت اقدس کی پیشگوئی ہے۔ اور میرا ایمان ہے کہ یورپ مسلمان ہوگا۔ لارڈ کرزن اور مسٹر لائڈ جارج کتنا ہی اسلام کو مٹانا چاہیں۔ مگر ان کی اولاد ضرور مسلمان ہوگی آخر یہ دشمن ہیں۔ مگر ابوجہل سے بڑھ کر تو نہیں۔ دیکھو ابوجہل سے عکرمہ پیدا ہو سکتا ہے۔ کیا لارڈ کرزن اور مسٹر لائڈ جارج کی اولاد میں خدا تعالیٰ عکرمہ کی مانند انسان پیدا نہیں کر سکتا۔

اسکے بعد حضور نے بطور تمہید پہلے اصل مضمون کی اہمیت بیان فرمائی اور فرمایا کہ آج تک جو مضامین بیان ہوئے ہیں وہ فرع ہیں اور یہ اصل۔ سب انہوں اس سے نکلے ہیں۔ مگر کسی نے نہیں نکالا۔ پہلوں نے اسکو بیان کیا۔ اور میں اب بیان کرتا ہوں۔ ۱۹۱۴ء میں بھی میں نے اس کے متعلق کچھ کہا تھا۔ اور جب تک زندہ ہوں۔ انشاء اللہ بیان کرتا رہونگا۔ اور یہ مضمون اور بھی بیان کرینگے۔ مگر اسکو ختم نہیں کر سکینگے۔ میں مبالغہ نہیں کرتا۔ میں کہتا ہوں کہ ہر ایک مضمون اس کے اندر ہے۔ یہ مضمون ذات باری کے متعلق ہے۔

اسکے بعد اصل مضمون کو شروع فرمایا۔ یہ مضمون کیسا تھا۔ جب چھپ کر احباب کے سامنے آئیگا۔ وہ ہی نہیں دشمن بھی انشاء اللہ محسوس کریگا کہاں خدا کو دکھا دیا گیا۔ اور انکو علم ہوگا کہ عارف کے سوا اور کسی شخص کو اس مضمون کی جھلک بھی نظر نہیں آسکتی۔ یہ تقریر ۸ بجکر ۱۰ منٹ پر ختم ہوئی۔ نماز مغرب و عشاء کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح نے اعلان فرمایا۔ کہ حافظ روشن علی صاحب پڑھائینگے۔

جلسہ کا تیسرا دن ۔ ۲۸ دسمبر

پہلا اجلاس

آج جلسہ کی کارروائی ۱۰ منٹ دیر سے شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد نظم نہیں پڑھی گئی۔

نبوة پر محمد علی مونگھیری کے اعتراضات کے جواب

اب مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی تقریر کا وقت تھا۔ آپ نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ میرا مضمون ہے "نبوت پر محمد علی مونگھیری کے اعتراضات کے جواب" محمد علی کے بہت سے اعتراضات ہیں۔ اور وقت بہت تنگ ہے یعنی صرف ایک گھنٹہ۔ اسمیں میں کتنے اعتراضات کا جواب دے سکتا ہوں؟ اسلئے اسوقت جو کچھ میں بیان کرونگا۔ وہ محض امتثال امر کے ماتحت حصول ثواب کیلئے ہے۔ اور جو کچھ آپ سنینگے۔ اس سے آپکو بھی ثواب ہوگا۔

بات یہ ہے کہ جو لوگ حق کی مخالفت پر کمر باندھ لیتے ہیں۔ وہ دیانت کو پس پشت ڈالدیتے ہیں۔ اور انصاف کو مدنظر نہیں رکھتے ان لوگوں کا قاعدہ ہے کہ وہ متشابہات کی طرف جاتے ہیں۔ اور محکمات کو چھوڑ دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے جو باتیں بیان فرمائی ہیں۔ وہ قرآن و حدیث میں ہیں۔ مگر معترضین صرف اعتراض سے تعلق رکھتے ہیں۔

قبل کسی اعتراض کا جواب دینے کے میں حضرت اقدس کی ایک پیشگوئی کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود کا ایک الہام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انی مھین من اراد اھانتک۔ کہ جو آپکی اہانت کا ارادہ کریگا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اسکو ذلیل کردونگا۔ اب میں اسکی ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ مونگھیری اعتراض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی کتاب شہادت القرآن کے صفحہ ۴۱ پر جو درج ہے کہ بخاری میں آتا ہے کہ آسمان سے آواز آئیگی کہ ھذا خلیفة اللہ المھدی وہ کہتا ہے کہ بخاری میں یہ حدیث دکھاؤ۔ اور پھر مونگھیری احمدیوں کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ کیا ایسا شخص نبی ہو سکتا ہے۔ اور حضرت اقدس کو وہ دلیر جھوٹا ٹھہراتا ہے۔ مگر میں دکھاتا ہوں کہ اس نے یہ رویہ اختیار کر کے آپکی ہتک کرنی چاہی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اسکو پاداش میں اسکو کیسا ذلیل کیا۔

اعتراض کا جواب یہ ہے کہ ازالہ اوہام میں حضرت صاحب نے مہدی کے متعلق بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مہدی کی احادیث مجروح ہیں اور امام بخاری نے مہدی کے متعلق کوئی حدیث نہیں لکھی۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ آپ کو معلوم تھا کہ بخاری میں کوئی مہدی کی حدیث نہیں۔ اسلئے شہادت القرآن میں جو لکھا گیا۔ وہ سبقت قلم کہا جائیگا۔ اگر سبقت قلم سے کسی کو جھوٹا۔ اور کیا کہا جا سکتا ہے تو دیکھو حدیث کی کتابوں میں بعض اماموں سے بھی سبقت قلم ہو گئی ہے۔ مثلاً امام بیہقی نے اپنی کتاب الاسماء والصفات میں حدیث نزول مسیح درج کی ہے اور اسمیں برخلاف روایت بخاری کے من السماء کا لفظ زیادہ درج کیا گیا ہے۔ اور نیچے لکھا ہے کہ یہ صحیح بخاری سے منقول ہے۔ حالانکہ بخاری کے کسی نسخہ میں یہ لفظ نہیں۔ کیا مونگھیری امام بیہقی کے متعلق بھی یہی لفظ کہیگا۔ پھر اسی مونگھیری نے اسی رسالہ میں جسمیں اعتراض کیا ہے۔ حضرت صاحب کو "قمر الانبیاء" کے دعوی کا مدعی لکھا ہے۔ حالانکہ حضرت صاحب نے قمر الانبیاء اپنے آپکو نہیں کہا۔ بلکہ یہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے لئے الہام ہے۔ پھر چند اور اعتراض کئے ہیں۔ اور ان اعتراضات کا ماخذ "سیرة الابدال" قرار دیکر لکھا ہے کہ اس کتاب کے باب دوم صفحہ ۴۱ میں ایسا لکھا ہے۔ حالانکہ "سیرة الابدال" کا نہ کوئی باب دوسرا ہے نہ صفحہ ۴۱۔ کیونکہ وہ کل ۱۵ صفحہ کا رسالہ ہے۔ پھر لکھا ہے کہ سیرة الابدال موٹے حرفوں میں چھپا ہے۔ اور اس کا ترجمہ فارسی اور اردو میں نیچے درج ہے۔ حالانکہ اب تک اس کا کوئی ترجمہ ہی شایع نہیں ہوا کیا معترض یہ سمجھتا ہے [illegible] کہ اس ذریعہ سے حضرت اقدس پر حملہ کرنا چاہتا۔ خدا نے اسی راستے سے اسکو ذلیل کیا۔

اب میں اعتراضات کو لیتا ہوں۔ جو نبوت کے متعلق اس نے کئے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ آیة خاتم النبیین مع تاییدات حدیثیہ سے مرزا صاحب کا دعویٰ غلط ہے۔ اس کا الزامی جواب تو یہ ہے کہ جب آپ لوگ حضرت مسیح اسرائیلی کے متعلق اعتقاد رکھتے ہیں کہ باوجود آیة خاتم النبیین مع تاییدات کے ہوتے ہوئے وہ تشریف لائینگے۔ تو ہم اگر کہتے ہیں کہ اسی امت میں سے ایک شخص اسی نام سے آسکتا ہے۔ اور وہ نبی و رسول کا خطاب پا سکتا ہے۔ تو پھر اعتراض کہاں رہا۔

اب میں اس آیة کی شان نزول کو لیتا ہوں۔ زید نے جب اپنی بیوی کو طلاق (دیدی) اور آنحضرت نے اس سے نکاح کر لیا تو معترضین نے کہا کہ آنحضرت نے اپنے متبنے کی مطلقہ سے جو آپ کے بیٹے کی بیوی کی حیثیت میں تھی۔ نکاح کر لیا ہے۔ یہ آیة اس واقعہ کے متعلق نازل ہوئی ہے اس آیة میں آنحضرت کی کسی مرد کی ابوة جسمانی سے انکار کیا گیا ہے اور آپکے ابوة روحانی کے لئے لفظ رسول استعمال کر کے ایک اور زائد بات بیان فرمائی ہے۔ وہ یہ کہ آپکے متعلق فرمایا "خاتم النبیین" یعنی آپ نبیوں کے خاتم ہیں۔ اگر خاتم النبیین کے صرف یہی معنے ہوں کہ آپ نبیوں کے آخر میں آئے ہیں تو انہیں کوئی فضیلت نہیں۔ حالانکہ یہ کلمہ محل مدح میں واقع ہے۔ اور وہ اسطرح ہو سکتا ہے کہ خاتم النبیین کے معنے مصدق النبیین کئے جائیں۔ اس آیة سے پہلے کی جو آیات ہیں انہیں اعتراض کا ازالہ فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متبنے کی مطلقہ سے نکاح کر لیا۔ گویا بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا۔ اس اعتراض کے متعلق فرمایا کہ سنة اللہ فی الذین خلوا من قبل و کان امر اللہ قدرا مقدورا۔ یعنی آنحضرت کا یہ فعل کوئی نیا نہیں۔ بلکہ قدیم سے یہ سنت اللہ ہے کہ متبنے درحقیقت بیٹا نہیں ہوتا اس لئے اسکی مطلقہ سے نکاح حرام نہیں ہے۔

مولانا ابھی یہیں تک بیان کرنے پائے تھے کہ آپکا وقت ختم ہو گیا۔ اسلئے آپنے اپنی تقریر کو ناتمام ختم کیا۔ اسکے بعد :

رپورٹ نظارت بیت المال و اپیل

کا وقت تھا۔ چنانچہ جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر بیت المال و محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اپنے محکمہ کی رپورٹ باختصار سنانے کی کوشش کی۔ ہم ذیل میں اس کا خلاصہ درج کرتے ہیں۔ آپنے کہا کہ

برادران! اس سال میں نے بہت سی تحریکات کی ہیں۔ جنپر آپ نے توجہ کی ہے۔ میں اس کیلئے آپ کا شکر گزار ہوں۔

بعض احباب نے چندہ کے صاد کیلئے مختلف انجمنوں میں اپنا دورہ فرمایا ہے۔ ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں جنمیں بالخصوص چودھری نعمت اللہ صاحب وکیل سیالکوٹ۔ چودھری حاکم علی صاحب چک پنیار (شاہ پور) حافظ سید عبد الواحد صاحب منصوری قابل شکریہ ہیں۔ میں اسوقت اختصار کے لحاظ سے بہت مختصر رپورٹ پیش کرتا ہوں۔ سال گذشتہ کی ابتدا یعنی اکتوبر ۱۹۲۱ء کے وقت ہم پر ساٹھ ہزار کا بار تھا۔ کیونکہ ایک لاکھ اکیاسی ہزار کے بجٹ آمد کے مقابلہ میں جو اس سال کے لئے مقرر کیا گیا تھا صرف ایک لاکھ اکیس ہزار آمد ہوئی تھی۔ لیکن چونکہ اس سال ایک لاکھ کے قریب چندہ مسجد اور ڈیڑھ لاکھ کا بار خریدار اضی کا بھی جماعت نے اٹھایا تھا۔ یہ ساٹھ ہزار کی کمی انہیں سمجھی گئی تھی اور امید تھی کہ آیندہ سال بجائے ایک لاکھ اسی ہزار کے دو لاکھ چالیس ہزار تک چندہ ہو سکیگا۔ مگر اس سال بجائے ۲ لاکھ کے ایک لاکھ چالیس ہزار بھی چندہ نہیں ہوا اور اب یہ بار ایک لاکھ سے بھی بڑھ گیا۔ جسمیں ستر ہزار کے بل واجب الادا ہیں۔ اور باقی رقم بعض خاص احباب سے قرض لیگئی ہے۔ گو اس سال بوجہ گرانی کے چندہ میں کافی ترقی نہیں ہوئی پھر بھی اسقدر بڑے بار کے اترنے کی آیندہ سال کسی طرح صورت نہ تھی۔ اس لئے ہر مد کے اخراجات میں حضرت خلیفة المسیح کے زیر ہدایت نہایت درجہ تخفیف کیگئی ہے۔ مگر باوجود اس تخفیف کے بھی قرضہ کا بار اس سال اترنا نہایت دشوار ہے جبتک کہ جماعت معمولی چندہ سے ایک لاکھ کی رقم اور نہ مہیا کر دیتی تب تک یہ بوجھ اس سال نہیں اتر سکتا :

ان مشکلات کے باعث ایک چندہ خاص کی تحریک جو ایک ایک ہزار فی کس تھا خاص خاص دوستوں سے کی گئی تھی۔ اس تحریک پر سب سے پہلے حضرت نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ اور بابو سراج الدین صاحب ایچ پور اور ملک صاحب خان صاحب وغیرہ احباب نے توجہ کی۔ اور بعض احباب کے وعدے امسال پورے ہونے والے ہیں۔

اس کے بعد آپ نے نام بنام تمام جماعتوں کے سالانہ چندوں کی تفصیل سنانا شروع کی مگر وقت نے اجازت نہ دی۔ اس لئے مناسب سمجھا گیا۔ کہ اب اپیل کی جائے۔ جناب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے چندہ کی اپیل کی۔ آپ نے کسی لمبی تقریر کو غیر ضروری خیال فرما کر اسی قدر پر اکتفا فرمائی کہ صاحبان چندہ دو۔ اور ایک دو اور فقرے بھی کہے اس پر کسی قدر چندہ ہوا۔ مگر پھر جناب حافظ روشن علی صاحب نے کھڑے ہو کر تلاوت قرآن کریم کے بعد چندہ کے لئے اپیل کی اور کہا کہ اس وقت لوگوں کی تمام تر توجہ سیاسیات کی طرف [illegible] مگر صرف احمدی ہی ہیں جنہوں نے دین کی خدمت کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اسلام کی اس وقت ایسی ہی حالت ہے جیسی رسول اللہ صلعم کی مکہ میں تھی۔ یعنی جب مکہ والوں نے گویا آپ کو دھکے دیئے مدینہ والوں نے آپ کی رفاقت کا اقرار کیا۔ اسی طرح آج مسلمان کہلانے والوں نے اسلام کو اپنے گھروں سے نکال دیا ہے۔ اور وہ احمدی ہی ہیں جنہوں نے اسلام کو اپنے سینہ سے لگا کر تمام دنیا سے اس کے لئے جنگ کی ٹھان لی ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ احمدی اپنی جانوں پر اسلام کو مقدم کر رہے ہیں۔ جو شخص خدا کی راہ میں دیتا ہے۔ اور اس کے نبیوں اور اس کے قائم مقاموں کی نذر کرتا ہے۔ وہ اپنے بیج کو ضائع نہیں کرتا۔ کیونکہ خدا کی راہ میں دیا ہوا مال پھلتا ہے۔ اور پھولتا ہے۔ اور خدا اس کھیت کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ ادھر تو اس پر دھڑا دھڑ چندہ ہو رہا تھا ادھر جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر امیر جماعت احمدیہ لاہور نے تجویز پیش کی کہ جب احباب سٹیج پر بیٹھے ہیں وہ دو ہزار روپیہ دیں۔ اگرچہ عام اپیل میں بھی سٹیج والے احباب چندہ دے چکے تھے مگر اس تحریک پر عمل کرنے کے لئے جناب چوہدری صاحب موصوف اور جناب میر بشارت احمد صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ حیدر آباد دکن نے سٹیج والوں سے نقد اور وعدے لینے شروع کر دیئے۔ شکر ہے کہ سٹیج والوں نے دو ہزار سے بڑھ کر تین ہزار کی رقم پوری کر دی۔ عام چندہ بھی ہوا جس کی کل مقدار ایام جلسہ کی ۱۳ ہزار سے اوپر ہے اور سات ہزار سے اوپر وعدے بھی ہیں۔ لیکن جو ضروریات درپیش ہیں ان کے لئے رقوم کافی نہیں۔ احباب اپنے وعدوں کے ایفاء اور فصل خریف اور دیگر چندوں سے غافل نہ ہوں۔

گو یہاں اس قدر کہہ دینا بھی ضروری ہے کہ ہمارے سالانہ جلسہ کی غرض وصولی چندہ نہیں ہوتی کیونکہ جماعت کا چندہ مقررہ ہے۔ اور اس کے اوقات مقرر ہیں۔ اس وقت تو اس مقررہ چندہ کے علاوہ کوئی تحریک کی جاتی ہے اس لئے اگر کم چندہ ہو تو اس سے جماعت کے اخلاص پر حرف نہیں آ سکتا۔

ایک فتویٰ! جبکہ حافظ صاحب تقریر کر رہے تھے ایک فتوےٰ آپ سے دریافت کیا گیا۔ کہ جو لوگ بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں۔ حالانکہ وہ کمزور نہیں ان کی نماز کے متعلق کیا فتوےٰ ہے۔ فرمایا کہ جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے۔ حالانکہ وہ کمزور نہیں۔ اس کو نصف ثواب ملیگا۔

مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے بھی مختصر تقریر میں تحریک چندہ کی یہ کارروائی ۲ بجے کے بعد تک ہوتی رہی۔ جب حضرت صاحب تشریف لے آئے نمازیں جمع کر کے پڑھائی گئیں۔

اخبار میں سلسلہ نظم

"اخبار میں ایک حصہ نظم کا لگاتار ہونا چاہئیے۔ اور وہ ہمارے سلسلہ کے متعلق ہوا کرے" ضمیمہ پرچہ ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء اخبار بدر
(حضرت مسیح موعود)

کلام الامام

خطبہ نکاح

(۱۶ نومبر ۱۹۲۱ء بعد نماز عصر)

نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا دوست ٹھہر جائیں۔ ایک نکاح ہے۔ جب پچھلی صف کے نمازی فارغ ہو چکے۔ اور آپ کو اطلاع دی گئی۔ کہ لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں۔ تو آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا کہ

انسان کی پیدائش میں محبت رکھی گئی ہے

انسانی پیدائش میں اللہ تعالےٰ نے لطیف اسرار مخفی رکھے ہیں۔ جن سے اس کی ذات کی طرف توجہ ہوتی ہے۔ ان اسرار میں سے ایک سر وہ انس اور محبت ہے جو انسان کے دل میں خدا تعالےٰ نے ودیعت کیا۔ خواہ کوئی کتنا ہی سنگدل انسان ہو۔ پھر بھی اسکے دل میں محبت مخفی ہوتی ہے۔ ڈاکوؤں اور قاتلوں اور ظالم بادشاہوں کو بھی دیکھا گیا ہے۔ تو ان کو بھی بعض وجودوں سے محبت ہوتی ہے۔ یہ محبت انسانی قلب میں پیدا کر کے خدا تعالےٰ نے انسان کی توجہ اپنی طرف پھیری ہے۔ اور انسان کے دل میں آگ لگا دی ہے۔ تاکہ اس کو معلوم ہو کہ اس کی عین راحت خدا تعالےٰ میں ہے۔

عورت کے دل میں مرد کی اور مرد کے دل میں عورت کی۔ اور اولاد کی تڑپ اور محبت رکھی گئی ہے۔ وہ ان محبتوں کو چکھتا۔ اور ان سے مسرور ہوتا ہے۔ لیکن ان محبتوں سے لذت یاب ہو کر اس کے دل میں ایک اور آگ لگتی ہے۔ جیسے کہ پھوڑے پر کھجلی ہوتی ہے۔ انسان کھجلاتا ہے۔ اور اس کھجلانے میں اس کو ایک مزا آتا ہے۔ لیکن وہ محسوس کرتا ہے۔ کہ میرا پھوڑا اچھا ہو رہا ہے۔ اور اس وقت اندازہ کرتا ہے۔ کہ جب میرا پھوڑا بالکل ہی اچھا ہو جائیگا۔ تو مجھکو کتنی راحت ہوگی۔ مگر یہ کھجلی ہی اس کی انتہائی خوشی کا موجب نہیں ہوتی۔

زن و فرزند کی محبت کامل ذریعہ راحت نہیں

اسی طرح انسان کے دل میں جو محبت ہے، وہ جن چیزوں سے محبت کرتا ہے۔ اسمیں اسکو محسوس ہوتا ہے کہ میری راحت مکمل نہیں۔ وہ بیوی سے محبت کرتا ہے۔ اولاد سے محبت کرتا ہے۔ لیکن اس محبت سے اسکو کامل خوشی نہیں ملتی۔ بلکہ ان راحتوں کے باوجود اس کا دل محسوس کرتا رہتا ہے کہ ابھی میری راحت میں کمی ہے۔ اور میری راحت ان چیزوں کے علاوہ کسی اعلیٰ چیز میں ہے۔ کیونکہ محبتوں کے نتیجہ میں حاصل ہونیوالی راحت اس خارش کے مشابہ ہوتی ہے جو پھوڑے پر ہوتی ہے۔ اور اس سے ایک راحت ہوتی ہے۔ ان راحتوں کے باوجود گو وہ راحت نہ ملے۔ تو تمام راحتیں اکارت ہوتی ہیں ؛

غرض یہ تمام تعلقات اس لئے ہیں کہ انسان کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف پھرے۔ اور اسی لئے نکاح کے معاملہ میں تقوی اللہ کی طرف توجہ دلائی۔ جسمیں بتایا کہ تم اس پاگل کی طرح نہ ہونا جو پھوڑے کا علاج اس لئے نہ کرے کہ اس کو کھجلانے میں ایک راحت ملتی ہے۔ کیونکہ اصل راحت اس کھجلی میں نہیں۔ جو پھوڑے پر ہوتی ہے۔ بلکہ کامل صحت میں ہے۔ جو اس کے بعد ہے۔ اس لئے انسان کو خواہ کس قدر بھی سامان راحت حاصل ہوں۔ اس کی راحت مکمل نہیں ہو سکتی۔ جب تک اسکو خدا تعالیٰ سے تعلق نہ ہو ؛

کامل راحت تعلق باللہ میں ہے

میاں بیوی کے تعلقات پھوڑے کو سہلانے کے مشابہ ہیں۔ ان میں بھی راحت ہوتی ہے۔ مگر باوجود اس راحت کے انسان محسوس کرتا ہے۔ کہ مجھ کو کامل راحت نہیں کیونکہ جہاں اسکو ان تعلقات میں راحت حاصل ہوتی ہے وہاں اس کے ذمہ بہت سے فرائض بھی لگ جاتے۔ بچے راحت کا موجب ہوتے ہیں۔ لیکن اگر بیمار ہوں۔ تو انکی دوا اور تیمارداری کی فکر۔ ان کے کھانے پینے کی فکر اور ان کی تعلیم کی دقتیں۔ ان کی تربیت کا خیال۔ غرض گوناگوں دقتیں اور تکلیفیں ایک راحت کے مقابلہ میں ہوتی ہیں۔ بیوی سے راحت ہوتی ہے مگر اس کے حقوق کا بار بھی انسان پر پڑ جاتا ہے۔ اس حالت میں اس کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف پھرتی ہے۔ اور وہ کہتا ہے۔ کہ میری کامل راحت تو خدا تعالیٰ میں ہے اور یہ تعلقات خدا کی طرف توجہ دلانے کے لئے ہوتے ہیں انہی تعلقات میں پھنس جانا اور انہی میں اپنی راحت کو محدود اور منحصر سمجھتے رہنا غلطی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "اتقوا اللہ"۔ "اتقوا اللہ"۔ "اتقوا اللہ" اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ انہی تعلقات میں نہ پڑے رہو۔ بلکہ اپنی کامل راحت یعنی خدا تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔

مختصر نوٹ

حضرت خلیفۃ المسیح پر مولوی محمد علی صاحب کا افترا

پونے چار مہینے گذر گئے ہیں میں نے مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام بلڈنگس سے دریافت کیا تھا۔ کہ آپ نے جو تکفیر اہل قبلہ صفحہ ۹۴ پر لکھا ہے۔ کہ حضرت مولوی صاحب مرحوم نے اپنی وفات سے چار پانچ ماہ پیشتر اپنی بھتیجی کا جنازہ پڑھا جو احمدی نہ تھی

اور آپ کے پیچھے خود میاں صاحب نے بھی پڑھا

اس کا کیا ثبوت ہے۔ آپ اس پر بینہ لائیں۔ مگر تا حال مولوی محمد علی صاحب نے کچھ توجہ نہ فرمائی۔ البتہ ایک اور مضمون کے جواب میں ایڈیٹر صاحب پیغام نے لکھا ہے کہ میاں صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح) حلف اٹھائیں کہ جنازہ نہیں پڑھا۔

یہ عجیب ستم ظریفی ہے کہ پہلے الزام لگاتے ہیں۔ اور جب قاعدہ شریعت اسلامی ثبوت طلب کیا جاتا ہے تو جواب ملتا ہے کہ حلف اٹھاؤ۔

جناب من! ثبوت بذمہ مدعی ہوتا ہے۔ آپ نے ایک دعویٰ کیا ہے والبینۃ علی المدعی کے مطابق آپ اس پر گواہ لائیے۔ کیا آپ لوگ مسیح موعود سے روگردانی کے ساتھ اسلام کے قانون شریعت کو بھی جواب دے بیٹھے۔ جو الٹا ہم سے حلف طلب کرتے ہیں۔

اگر البینۃ علی المدعی کا حکم نہ ہو۔ تو ہزاروں شریر اور گندے شریف مردوں اور شریف عورتوں پر زنا وغیرہ کا الزام لگا دیا کریں۔ اور جب ان سے ثبوت طلب کیا جائے۔ تو کہدیں کہ اگر یہ درست نہیں تو قسم کھاؤ۔ اسی قسم کی روک تھام کے لئے قرآن شریف میں آیا ہے۔ والذین یرمون المحصنٰت ثم لم یاتوا باربعۃ شھداء فاجلدوھم ثمٰنین جلدۃ ولا تقبلوا لھم شھادۃ ابدًا واولٰئک ھم الفاسقون۔ غالباً آیت کے آخری حصہ کیلئے آپکو صحیح مصداق ثابت کرنے کے لئے پھر کوئی ثبوت نہیں پیش کیا گیا۔ اسلئے دوبارہ یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ اگر اب کے بھی کوئی جواب نہ ملا تو دنیا والے گواہ رہیں کہ ایک بار اور میں نے اس بات کا ثبوت دیدیا ہے کہ حلف کا انکار انسان کو فاسق بنا دیتا ہے۔

(اکمل قادیانی)

صادق پٹیالوی سے حوالہ کا مطالبہ

۸۔ دسمبر کے الفضل میں آج سے ایک ماہ پیشتر ماسٹر صادق علی پٹیالوی سے دریافت کیا تھا۔ کہ آپ نے پیغام صلح نمبر ۴۹ صفحہ ۲۱ پر اپنے مضمون میں لکھا ہے کہ

"میاں صاحب نے بڑی جسارت اور بے باکی سے لکھ دیا تھا کہ جب کوئی شخص کسی مصیبت میں ہو۔ تو میاں صاحب کو خط لکھ کر لیٹر بکس میں ڈالدے اور ابھی خط میاں صاحب کے پاس نہیں پہنچا ہوگا کہ اس کی مشکل آسان ہو جائیگی"

مہربانی فرما کر اس کتاب یا اخبار یا رسالہ یا مکتوب کا حوالہ دیجئے جہاں خود حضرت خلیفۃ المسیح نے یہ لکھا ہو۔ آج تک جواب نہیں ملا۔ مجھے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ماسٹر صادق علی ابھی بقید حیات اس دنیا میں موجود ہیں۔ پس مہربانی فرما کر وہ منہ میں گھنگھنیاں نہ ڈالیں۔ اور بولیں اپنے نام کی لاج رکھ لیں۔ ورنہ ابد تک ان کا نام کذاب اور مفتری لکھا جائیگا۔ جو ایک منکر خلافت حقہ کے بارے میں غیر متوقع امر نہیں۔ افسوس ہے یہ لوگ لکھتے وقت تو جو زبان و قلم پر آئے لکھ جاتے ہیں۔ لیکن جب ثبوت مانگا جائے تو سانپ سونگھ جاتا ہے۔ (اکمل قادیان)

۱۳۳۵

درہائے کتاب لطیفہ اختر

بحضرت مولانا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ

مولانا اختر نے ایک مثنوی نادر و لطیفہ مثنوی تبلیغ احمدیت میں لکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی نذر کی ہے۔ نذر کے اشعار یہ ہیں :- (ایڈیٹر)

زمحبوب خدا محمود احمد
کہ گر جرأت نمایم بر خطابش
نکاہد قدر خورشید از نگاہے
ز ابر آرد بر صدف رشح کرم ریخت
صبا ہرگز نے سازد تأمل
ادیم اندرین گر رنگ یابد
لب ساحل بموجے گر شود تر
چو قلزم با صدفہا موجزن شد
درآید گر برودِ خشک آبے
بایں امید ہائے فوج در فوج
شدم گستاخ در سودائے مقصود
نگیتی شد دلیت عرض فدائی
بفضل حق عمر برکند سنہ را
عدو زاں تخم کینت را ابد کاشت
تبدل نیست تقدیر خدا را
بہ یورپ داد پیغام از کنایات
نصوص و محکم الہامے چو آیات
ز ترک نص کند خود را فضیحت
بشیر ثانی و محمود بشنید
وداع از قادیاں دار الاماں کرد
ز دست خود بداد ام القریٰ را
بسعی اندر رہ خسران قدم زد
بہ پندار یکہ بہر بہتری کرد
بہ بے آہنگی از بس شور دارد
محبت رابعہ دواں داد برباد
فقل عظۃ لہ یا ایہا الناس
تعصب نیست بل ایزد گواہ است

ہمیدارم امید لطف بے حد
بود چشم توجہ از جنابش
دہد گو ذرہ را عزّ و جاہے
نہ خار کوہتی در دریش آویخت
شود صرف از گردش در خندہ گل
سہیل آنساں براوجِ چرخ تابد
چہ کم گردد ز جوشش بحر احمر
ز ساحلہا مشش نام آور عدن شد
تعجب نیست از بحر عُلیٰ
ز جرأت بر زبانم زد بسخن موج
کہ اے مرزا بشیر الدین محمود
کانّ اللہ نزل من السماء
بتو دیدم دگر فضل عمر را
کہ بہر حُب بلد طیّب نمیداشت
ز لا یخرج الّا نکدا الا
نصوص از دست خود بگذاشت بیہات
بدکانش نیز زد با کنایات
ز ابجا دیگراں را زد نصیحت
بوزن کوہ دو سنگش ہم نسنجید
پئے مستقبل و ماضی زیاں کرد
گزید از بہر خود تحت الثریٰ را
پئے بر خویش و بر یاراں ہم زد
ز راہ راست رجع القہقری کرد
ببوم شورہ جز خلئے چہ کارد
بریں در پیش ازیں جاں بر چہ میلاد ؟
برب الناس عُذ من شر وسواس
کہ مقصد زیں کلامم انتباہ است

نبوت بار جلد ہا نعمتے داشت
ازیں منکر شد و زاں روئے گرداند
بر آں برا سبے کہ مردم را ہمیخواہند
برفتن ہر کسے زا حسنہ بگردد
سخن نو لیش بے زہ فرہنگ و برجگم ماند
بایں سرگشتگی در سر چہ دارد
بمقصد در فنکہ آزرم و ستیز ست
نہ روئے ماندش نے پائے رفتن
نہ بزمت را تو خود بالکہ کوب
ہمیخوانیم کہ باشد الہے حق آنگاہ
زباں جنباں ز من ذوق خطا بات
سزد زیں حیلہ ام مقصد بیکیم
بیلہا گہ ہو عرض مقصد سیگفتم
کہ بر لوح سخن گر اختر است
دراں بزم سبارطہ جائے کہتراں نیست
ولیکن بزم تو خورشید زار است
زشان احمدیت بر نمایم
دہد خورشید چوں زینت سمارا
سلیمانیست جرأت بہ بخشید
کہ ہر چند ایں بضاعت ہست مزجاۃ
عرق از شبنمے نیرنگ یخ بست
عجب تر کاں کسے بحر ارمغان است
چنیں گلہا نہ از بستان ما رست
چنیں گوہر جز از کانت نجید
بسوئے بحر رشحے را مآل است
بسنگے ارزد ایں دُر گر ببازار
نہ کردیم از ہنرہائے خود اظہار
ز دستم غنچہ و گل پژمریدہ است
مرادم از سخن قصب السبق نیست
دمید ایں غنچہ ہا بر شاخ اخلاص
قبول از لطف در درگاہ گردد
چو بینی نکتہ از لفظ و معنیٰ
ید بیضا است سوئے طور سینا
ہنر جز خجلت خامی ندارم

خلافت گنج صد ہا حکمتے داشت
ازیں سو تاندہ زانسو راندہ در بابت
لذات سزہ ہمرہاں را باز گرداند
بر عمش مشرقش مغرب بگردد
زخود عقل و دلے زور قلم ماند
نگیرد کیش احمد خستہ گذارد
بتر گردانیہ کجدار و مریز ست
نہ دست آمد حق نے پائے رفتن
نگہدارد خدا زیں مذہب آشوب
بداماں تو دستم قصہ کوتاہ
قہر خویش حبیبے آنچہ کتابا است
قبولش بود گہت ہر دو ایم نماند
ز الطاف قبول است امید دارم
بہ بزم احمد از بس کہتر من
نہ بہ زادہ لیساک گوہراں نیست
شب و روز از معارف نوربار است
شعلے درجمع خورشید اں سہایم
نہ بیند ہیچکس روئے سہا را
کہ موریے تحفہ از پائے ملخ چید
بسوئے بحر رشحے چند سوغات
خجالت نقشے از پائے ملخ بست
ہم ایں پیش سلیماں زماں است
صبا ایں رنگ و بو آوردہ تست
نہ ایں رشحے بجز ابر تو ریزد
دگر نقص است محض از دستمال ست
وگناہ ماست اے چشم خریدار
گہر ہا کردہ ایم از دست بیکار
ز مار نگ چمن یکسر پریدہ ست
چو شبنم تحفہ ما جز عرق نیست
بسوئے او توجہ می سزد خاص
رہ دوری مگر کوتاہ گردد
فقل امو النا ردّت الینا
جنود نصرت حقاً علینا
زمن منت است کز بس شرمسارم

فقط عجز است کز ما در میاں است
ز اختر گویا صفر ارمغان است
چو در درگاہ حق عجز است مقبول
اجابت از نوالت ہست مامول
زجان و دل بہر سُو خاہ
کہ حق بادا بمن ہر وقت ہمراہ
مبادا نے نگردد غول راہم
نہ راہ عجز آید عز و جاہم
سر من خاک راہ آستان باد
دلم را قبلہ گاہ آں آستان باد
مقامم اوج تسلیم و رضا باد
مراد کار و گفتارم خدا باد

غلام احمد اختر اوچ

اشتہارات

چونکہ مشتہر کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل ایڈیٹر

عرق خضاب

اس کے واسطے صرف اسی قدر لکھنا کافی ہوگا کہ اس نسخہ کا عرق خضاب جو بالوں کو قدرتی کے مانند سیاہ کرتا ہے۔ اس میں کسی مذہب کے خلاف کوئی جزو نہیں۔ اور نہ ہی نزلہ پیدا کرتا ہے۔

عرصہ بیس سال سے

بڑی کامیابی کے ساتھ تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ ہزاروں سندات ہونے پر بھی اس پر کاربند ہوں کہ

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

ایک دفعہ منگا کر تجربہ کریں [illegible] دقیانوسی جرم سمجھتے ہیں۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ شیشی ارسال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنہ علاوہ محصول پیکنگ۔

نوٹ۔ ایک شیشی پر ۸ محصول اور چار شیشیوں پر ۵/ر

ایجنٹ محمد عامل مالک کارخانہ دستی پریس

قادیان دار الامان پنجاب

عظیم الشان تفسیر القرآن

از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خزینۃ العرفان کے نام سے چھپنی شروع ہوگئی ہے۔ حصہ اول چھپ کر تیار ہے۔ قیمت عہ/ر

مستقل خریداران کے پاس بھیجی جا چکی ہے۔ جن احباب کے پاس نہ پہنچی ہو۔ وہ فوراً مطلع فرمائیں۔ دیگر احباب بھی جلد سے جلد اس بے بہا خزانہ کے مستقل خریدار بن جائیں۔ دوسرا حصہ بھی طیار ہو رہا ہے۔ تعداد تھوڑی چھپوائی گئی ہے۔ جس قدر جلد اس کی مستقل خریداری بڑھیگی۔ اسی قدر جلد یہ تفسیر پایہ تکمیل کو پہنچے گی۔

مکتوبات حضرت مسیح موعودؑ یہ ایک خاص نمبر حال میں شائع ہوا ہے۔ اس میں حضرت صاحب کے کئی ایک عظیم الشان نشانات کا ذکر ہے۔ اسکا مطالعہ ازدیاد ایمان اور تبلیغ احمدیت کا موجب ہے۔ قیمت ۲/ر

سلسلہ احمدیہ کی کل کتب کے ملنے کا مختصر پتہ

کتاب گھر قادیان

قادیان میں جرمن کے

مشہور و معروف میکروں کی کپڑے سینے کی مشین مثلاً ڈرکوپ۔ پیف [illegible] بنقد قیمت پر ارزاں ملنے کا پتہ دریافت طلب امور کے لئے ٹکٹ یا جوابی کارڈ۔

حمائل شریف اعجاز صنعت قابل دید ولائتی کاغذ پر ۴۷۰ صفحہ کی مجلد قیمت [illegible]

حمائل شریف عکسی مطبوعہ مطبع لندن مجلد تعداد صفحہ ۶۰۱ قیمت [illegible] محصولڈاک بذمہ خریدار

نور الدین خیر محمد تاجران دار الامان قادیان

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعودؑ کا بتایا ہوا جو امراض شکم کیواسطے بیحد مفید ہے آپ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ میرے والد صاحب نے ستر برس کی عمر تک استعمال کیا ہے جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کیلئے مفید ہے۔ بلکہ میں نے مرض [illegible] مریض کو استعمال کرایا۔ شفایاب ہوا۔ اس لئے کم از کم یکصد گولیاں احباب کے پاس ہونی چاہئیں۔ [illegible] کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے۔ قیمت گولیاں فی سیکڑہ معہ محصول ڈاک عہ/ر

المشتہر

مجیب [illegible] عزیز ہوٹل قادیان پنجاب

الخطبہ

ایک نوجوان احمدی صالح کنواری لڑکی قوم بافندہ سکنہ چک نمبر ۳۴ شاخ جنوبی ضلع سرگودھا کیلئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے لڑکا نوجوان صالح احمدی قوم بافندہ سے ہو۔ خط و کتابت بنام

محمد دین ولد سلطان مرحوم سکنہ چک نمبر ۳۴ شاخ جنوبی
ڈاکخانہ لالیاں ضلع سرگودھا

الخطبہ

جماعت احمدیہ شاہدرہ میں ایک صاحب ہیں۔ خیاط۔ دیندار احمدی عمر ۲۷ سال۔ وجیہ نوجوان۔ پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ ایک لڑکا پنج سالہ ہے۔ نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت

حکیم احمد الدین انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور

لاہور میں احمدیوں کی ایک نئی دکان

خدا تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ رکھتے ہوئے ہم نے حال ہی میں ایک دکان واقعہ میکلوڈ روڈ (نزد قلعہ گوجر سنگھ) کھولی ہے۔ جس میں ہر قسم کا انگریزی مال رکھا گیا ہے۔ اس وقت ہمارے پاس چمڑے کے قیمتی سوٹ کیس۔ ریشمی رومال۔ گرم موزہ۔ تولیہ۔ پیٹیاں۔ چھتریاں [illegible] کمبل۔ [illegible] ایلومینیم [illegible] بٹن۔ قمیصوں کا کپڑا [illegible] ہے۔

یہ سب مال لنڈن کا بنا ہوا ہے۔ علاوہ ازیں ہم نے جرمن کی مشہور سلائی کی مشین بھی جرمن سے منگوائی ہیں۔ جن کی قیمت صرف ایک سو پانچ روپیہ ہے۔ ڈھکنے کی قیمت دس روپیہ علیحدہ۔ ایک سے زیادہ کے خریدار کو خاص رعایت کی جاوے گی۔ نیز کسی دوست نے لنڈن یا جرمنی یا فرانس وغیرہ سے کسی قسم کا مال بھی منگوانا ہو۔ تو ہماری معرفت منگوایا جاسکتا ہے۔ نمونہ اور فہرستیں ہماری دوکان پر ہر وقت دیکھی جاسکتی ہیں۔

المشتہر

محمد نواز خان منیجر دی برٹش امپورٹ ایجنسی نمبر ۹ میکلوڈ روڈ لاہور

تلاش روزگار

بندہ محکمہ نہر پر مدت سے کام ٹھیکیداری کا کرتا ہے چنانچہ آجکل ضلع شیخوپورہ میں کام ہے۔ مگر کام قلیل ہونے کی وجہ سے التجا ہے۔ اگر کسی احمدی بھائی انجنیئر سب ڈویژنل آفیسر کے پاس پکا کام ہو۔ تو بندہ کو دلوائی فرمائیگا۔ کام دیانت اور محنت سے حسب فرمائش کرونگا۔

مستری چراغ الدین احمدی موضع کوٹلی ترکھانان ڈاکخانہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ

ھُوالرّحمٰن اٰمنّا بِہٖ وعلیہ توکّلنا

(الحمد للہ کہ اس کتاب کو یہ فخر حاصل ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی نظر فیض اثر سے گذر گئی۔ کیونکہ حضور ممدوح نے اس کا خریدار ہونا منظور فرمایا ہے)

مسٹر ایس۔ پی سکاٹ امریکی کی مبسوط کتاب موسومہ "یورپ میں اسلامی سلطنتیں" اپنے موضوع پر بے نظیر کتاب ہے۔ اس کتاب کی تین ضخیم جلدیں ہیں۔ پہلی جلد کو مصنف علام نے عرب کے مختصر حالات کے بعد ان کی فتوحات سپین کی اس زمانہ کی حالت مسلمانوں کا اس کو فتح کرنے کے تفصیلی حالات لکھ کر بنوامیہ کی سلطنت پر ختم کر دیا ہے۔ دوسری جلد میں مسلمانوں کے زمانۂ زوال کے حالات ہیں۔ اس جلد کو مسلمانوں کی سلطنت متغلبہ (سسلی) کی تاریخ سے شروع کیا ہے [illegible] کے مفصل حالات تفصیلی لکھے ہیں اس کے بعد المرابطین اور الموحدین کے قبضہ کے مفصل حالات ہیں۔ پھر بازیافت سپین کے لئے عیسائیوں کی مسلمانوں سے آویزش طرفین کی کشمکش و کوشش۔ مسلمانوں کی نامرادی۔ بالآخر انکو وہاں سے ملک بدر کرنے کے حالات درج کئے ہیں۔ یہ جلد گویا مسلمانوں کے خواب ہشت صد سالہ دولت و شوکت کی تعبیر معکوس ہے۔ تیسری جلد کو شاہ فریڈرک ثانی کی سلطنت کے حالات سے شروع کیا گیا ہے۔ اور اس کے بعد مسلمانان اندلس کے زمانۂ عروج میں یورپ کی کیفیت مذہب مسیحی اور پوپوں اور پادریوں وغیرہ کے حالات۔ مسلمانوں کی ترقیات اور ایجادات وغیرہ کو دکھلا کر کتاب کو ختم کر دیا ہے۔ یہی جلد سب سے زیادہ قابل دید ہے۔ اس میں وہ حالات ہیں۔ کہ جن سے مسلمان بالخصوص اور باشندگان ہندوستان بالعموم بہت ہی کم واقف ہیں۔ حالانکہ اس کا علم ہونا نہایت ضروری ہے۔

مسٹر سکاٹ کی چند خصوصیات یہ ہیں:۔ (الف) انھوں نے اپنی عمر عزیز کے بیس برس اس کتاب پر صرف کئے ہیں۔ (ب) سپین میں جاکر اور وہاں کئی برس قیام کرکے اکثر تاریخی مقامات کو دیکھا ہے۔ اور واقعات کی تحقیق و تصدیق کی ہے (ج) قریباً آٹھ سو کتابیں ان کی ماخذ ہیں (د) وہ کسی واقعہ کو بغیر پوری تدقیق کے نہیں لکھتے (ھ) واقعات تاریخی میں تعصب نہیں کرتے جناب رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات مبارک میں جو بعض خیالات انھوں نے ظاہر کئے ہیں۔ وہ زیادہ تر ان کتابوں پر مبنی ہیں۔ جو پادریوں کی تصنیف ہیں یا بوجہ امریکی ہونے کے مسلمانوں کے جذبات سے ناواقفیت کا نتیجہ ہیں۔ معہذا انھوں نے اس باب کو ان الفاظ پر ختم کیا ہے کہ:۔

"بہرکیف اگر مذہب کی غرض و غایت تہذیب اخلاق۔ انعدام فیام رفعت سعادات انسانی اور شیوع ترقی دماغی ہو۔ اگر اعمال صالح اس عظیم الشان یوم الحساب میں کام آنیوالے ہیں۔ تو یہ ماننا بیباکانہ کسی کی گستاخی ہے۔ نہ بلا [illegible] وجہ کہ محمد بلے شک و شبہ رسول خدا تھے۔" (صلے اللہ علیہ وسلم)

(و) ان کی درایت صحیح اصول پر مبنی ہوتی ہے (ز) عام یورپین مورخین کی طرح استنباط نتائج وہ اپنے خیالات و مطلب کے موافق نہیں کرتے (ح) نہ انھیں اہالی سپین سے محبت ہے۔ نہ مسلمانوں سے نفرت (ط) عیسائیوں اور مذہب مسیحی کی نکتہ چینی میں جس بے باکی کے ساتھ ان کا قلم چلتا ہے اسی طرح وہی قلم مسلمانوں کا لحاظ کرنا نہیں جانتا۔

الحمد للہ کہ مجھے یہ فخر حاصل ہے۔ کہ میں نے بتوفیق الٰہی سخت محنت و کاوش سے اس ضخیم و لاجواب کتاب کا ترجمہ بعد از اخذ اجازت مصنف کیا ہے اور یہ کوشش کی ہے۔ کہ مصنف علام کے الفاظ ان کے جذبات۔ ان کا زور قلم ویسا کا ویسا ہی باقی رہے۔ اس سے خودستائی مقصود نہیں ہے۔ بلکہ شکر نعمت و فضل الٰہی اور حقیقت نفس الامری کا اظہار ہے۔ کہ اگر اصل کتاب اپنے موضوع پر عدیم النظیر ہے۔ تو یہ ترجمہ بھی لاجواب ہے۔

چونکہ میرا مقصد یہ ہے کہ یہ ترجمہ ہر شوقین مسلمان کے ہاتھ میں اس طرح پہنچ جائے۔ کہ کسی کو بار نہ معلوم ہو۔ اس لئے میں نے یہ قصد کیا ہے کہ اس کا ایک ایک باب کر کے آپ کی خدمت میں پیش کروں۔ کتاب کے تیس باب ہیں۔ اور ایک مقدمہ کوئی باب پچاس صفحوں کا ہوگا۔ اور کوئی ڈیڑھ سو صفحوں کا۔ میں ہر باب کی قیمت علاوہ محصولڈاک ایک روپیہ قرار دیتا ہوں کتاب کی لکھائی چھپائی کاغذ اعلےٰ درجہ کا ہوگا۔

اگر مجھ کو پانچ سو خریدار بھی مل گئے۔ تو میں خدا تعالےٰ کے فضل و کرم پر توکل کر کے ہر شروع ماہ انگریزی میں ایک باب بذریعہ ویلیو پے ایبل آپ کی خدمت میں پہنچا سکوں گا۔ ساتھ ہی یہ شرط کرتا ہوں۔ کہ کتاب کے خاتمہ پر مصنف علام اور مترجم کی تصویریں مفت نذر کرونگا۔

امید کہ آپ فوراً بذریعہ ایک پوسٹ کارڈ کے مجھ کو اجازت عطا فرمائینگے کہ میں آپ کا نام نامی و اسم گرامی درج فہرست خریداران کرلوں۔

خاکسار۔ محمد خلیل الرحمٰن سپرنٹنڈنٹ دفتر ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

تشحیذ الاذہان ماہ جنوری میں شیعہ کے تمام بنیادی اعتراضوں کا انہی کی معتبر کتب سے جواب دیا گیا ہے۔ (چالیس صفحہ پر) بہر کے [illegible] بھیجکر منگوائیں۔

ہندوستان کی خبریں

دہلی - ۹ر جنوری - قسطنطنیہ میں جو ہزار ہا مرد عورتیں بچے پریشان حال مصیبت زدہ پڑے ہوئے ہیں - انکی امداد کے لئے ہز اکسلنسی ویسرائے نے مسلمانان ہند سے اپیل کی ہے کہ وہ چندہ فراہم کریں - جو ہز اکسلنسی والیسرائے کے پرائیوٹ سکرٹری کے پاس جمع ہوگا - اور وہ جلد قسطنطنیہ کو ارسال کردیں گے -

کلکتہ - ۹ر جنوری - عبدالصمد کے مقدمہ کی سماعت بدمعاشی کے الزام میں سب ڈویژنل افسر ہوڑے کے روبرو ہو رہی تھی کہ ملزم نے مجسٹریٹ کے ایک جوتہ ماردیا جو رخسار پر لگا ملزم کو دو سال قید بامشقت کی سزا دیگئی -

۲۹ ر دسمبر کو بریلی جیل میں قیدیوں نے شورش ہنگامہ برپا کردی جس کے فرو کرنے کے لئے گارد طلب کیا گیا بعض قیدی زخمی بھی ہوئے - اب سکون ہے -

کلکتہ کے ایک یورپین نے دو والینٹروں کو ایک چبوترہ کے سامنے کھڑا کیا - اور خود اوپر چڑھکر ان پر پیشاب کردیا والنٹیر خموش ہو کر چلدئے -

مولوی نثار احمد صاحب کانپوری کو کراچی جیل سے کہیں اور منتقل کردیا گیا ہے -

مالوی جی کے بھتیجے اور بیٹے کی سزا ۱۸ ماہ کی بجائے چھ ماہ قید محض میں تبدیل ہوئی -

مدن موہن مالوی فاروق آباد میں تقریر کر رہے تھے کہ حکام کی طرف سے انہیں تقریر نہ کرنے کا پروانہ دیا گیا - انہوں نے پروانہ کی تعمیل نہ کی اور سول نافرمانی کردی ہے -

سراج گنج بنگال کے قلیوں نے ارادہ کیا ہے کہ کسی غیر ملکی مال کو نہ چھوئیں گے - ایک ہفت سالہ لڑکے نے ایک شرابی کو شراب پینے سے روکا تو اس نے ایک سو روپیہ اسے پیش کرکے کہا کہ صرف ایک گلاس پی لینے دو مگر بچہ اس کے قدموں پر گر گیا اور کہنے لگا کہ اس بدعادت کو چھوڑ ہی دو - اس نظارہ کا بڑا اثر ہوا - اور شرابی نے شراب سے دست برداری کی -

---

شیام سندر چکرورتی ایڈیٹر سرونٹ کلکتہ کو ۶ ماہ قید محض کی سزا دی گئی -

گورنمنٹ پنجاب کا اعلان ہے کہ پنشن لینے والے جو لوگ سول نافرمانی کی حمایت کرتے ہیں یا اسمیں کسی شکل میں حصہ لیتے ہیں - ان کی پنشنوں کا بند کیا جانا الیقینی ہے -

لالہ لاجپت رائے وغیرہ کی سزا ایک سال قید بامشقت جو زیر دفعہ ۱۴۵ میں کیگئی تھی منسوخ ہوئی - قانون امتناع مجالس باغیانہ کے مقدمہ میں جو سزا دیگئی ہے - اس کے جواز پر گورنمنٹ ہائی کورٹ سے غور کرنے کی سفارش کرگئی -

جن سکھوں کو چابیوں کے معاملہ میں تقریریں کرنے پر قانون امتناع مجالس باغیانہ کے مطابق سزا دی گئی تھی ان سب کی رہائی کا اعلان ہوا ہے -

فرید پور بنگال - گذشتہ دس یوم میں کانگرس کے ۵۷ کارکن اور رضا کار رہا کئے گئے -

سلہٹ - بدیشی کپڑے اور شراب خانوں پر پہرے لگائے گئے ہیں - نتیجہ یہ ہوا کہ ان اشیاء کی فروخت بہت گر گئی ہے -

بمبئی - ۹ر جنوری - بعض عربی اور انگریزی اخبارات کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ شریف حسین حجاز ریلوے کا کچھ حصہ برطانیہ کے ہاتھ فروخت کرنا چاہتے ہیں -

مدراس - جوزف ولیا نامی پاگل ہوگیا - اپنے چند رشتہ داروں کو ہلاک و مجروح کرکے خود کو معہ اسلحہ حوالہ پولیس کردیا -

فرخ آباد میں تین سو پنڈت جمع ہوئے بقول اخبارات انہوں نے فتویٰ دیا کہ گائے ذبح کرنے والی گورنمنٹ سے ترک موالات ضروری ہے - جو ہندو ایسا نہ کرے گا گائے مارنے والا سمجھا جائیگا - یہ وجہ معقول ہے کیونکہ خلیفۃ المسلمین اور "امیر کابل" بھی اس "فتوے" سے خاص عنایت کے مستحق ٹھہرینگے - ذرا سوچ سمجھکر فتویٰ دینا تھا -

مسٹر گاندھی نے جنیو اتار دیا ہے - فرماتے ہیں - کہ جب تک ملک میں گاؤکشی ہوتی ہے - ایک ہندو کے لئے جنیو پہننا خلاف مذہب ہے - اور کوئی ہندو یا برہمن اس حالت میں ہندو یا برہمن کہلانیکا مستحق نہیں - علاوہ جو پیروی گاندھی کا دم بھرتے ہیں - اپنے استاد کے جنیو اتارنے کی پیروی میں "دستار فضیلت" کھولکر رکھدیں جب تک ملک میں گاؤکشی بند نہ ہوجائے ورنہ سچا گرو بھگت یا شیدا کہلانے کے مستحق نہیں ہونگے -

---

گجرات - امرتسر - فیروزپور - ملتان میں اسٹریلیا کی گندم ۸ روپیہ ۴ ر فی من تک فروخت ہورہی ہے -

دکن کے غیر برہمنوں کا اجلاس بلگام میں منعقد ہوا جسمیں تحریک قطع تعلق کی خدمت کے ریزولیوشن ہوئے اور بعض صوبوں میں قانون امتناع مجالس باغیانہ کو حق بجانب قرار دیا گیا -

نومبر گذشتہ میں بمبئی کے گداگروں کا شمار کیا گیا - انکی تعداد قریباً سات ہزار ہے - جن میں ۳۷۲ لولے لنگڑے ہیں -

الہ آباد ہائی کورٹ نے ایک ممبر خلافت کے ایک مقدمہ کے فیصلہ میں نصف مکان اور ۸ ۳ ر روپیہ ۴ آنہ خرچہ اس کو دلایا - خلافت کمیٹی نے اس کے خلاف فیصلہ کیا - کہ سات روپیہ خرچہ کافی ہے - عبدالصمد نے اس فیصلہ کو ماننے سے انکار کردیا -

خان بہادر عبدالغنی صاحب (کرنال) نے تجویز پیش کی ہے - کہ شہزادہ ویلز جس وقت پنجاب میں قدم رکھیں ایک ایڈریس بذریعہ تار پیش کیا جائے -

آل انڈیا خلافت کانفرنس کے آخری اجلاس میں صدر کے تشریف لانے سے پیشتر جناب والدہ محمد علی - شوکت علی نے ایک چندہ کی درخواست کی - مجلس خلافت کے جانب سے ایک مقررہ رقم کا اعلان ہونے لگا - زمیندار ۱۳ ر جنوری لکھتا ہے کہ "ان اعلانات کی کوئی ضرورت نہ تھی" ہر جلسہ میں کسی قدر تفریح کی ضرورت پیش آتی ہے - اور ان اعلانات نے تھوڑی دیر کیلئے حاضرین کی فرحت و دلچسپی کا سامان پیدا کردیا تھا جو صاحب اعلان کردہ رقم جمع نہ کرسکیں - ان سے مرکزی خلافت کمیٹی پرامن ذریعہ سے مقررہ رقم وصول کرے"

ایک صاحب سیف الاسلام نامی زمیندار ۱۳ ر جنوری میں رقم فرماتے ہیں - کہ مسجد شہر سہارنپور میں ہر جمعہ کو مجلس رقص و سرود کا انعقاد ہوتا ہے - افسوس کالی گشت - ۱۰ ر جنوری مشہد و معروف موجا سرخ خونہ

ممالک غیر کی خبریں

آئرلینڈ۔ مسٹر ڈی ویلرا نے کہا ہے کہ میں علیل ہوں۔ سیاسیات سے تنگ آگیا ہوں۔ خواہ کچھ ہو میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ خاموش زندگی بسر کرونگا۔

۱۰۔جنوری چار بجکر ۲۰ منٹ (شام) مسٹر گریفتھ آئرلینڈ کے جدید صدر منتخب ہوئے۔

جاپانی وفد مانچسٹر میں لنڈن ۹ر جنوری۔ جاپانی تجارتی وفد کا بڑا پرتپاک خیر مقدم مانچسٹر میں ہوا۔ جاپانی ڈیلیگیٹوں نے کہا کہ جاپان انگلینڈ کی پارچہ بافی مشینوں کو دنیا میں بہترین خیال کرتا ہے۔ لیکن انگلینڈ جاپان کی اس ترقی پر حسد کرتا ہے۔ جو اس نے چین اور ہندوستان میں اپنے کپڑے کی تجارت کو ترقی دی ہے۔ جاپان خیال کرتا ہے۔ کہ اس کی پارچہ بافی کی صنعت کا مستقبل حوصلہ افزا نہیں ہے۔ اور اول درجہ کے مال میں وہ انگلینڈ کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ جاپان کے لئے سب سے بڑی منڈی چین ہے۔ لیکن تھوڑے عرصہ میں چین انگلینڈ اور جاپان [illegible] دونوں کا رقیب بن جائیگا۔ اسلئے کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ اعلیٰ درجہ کا سوتی مال بنانے کے لئے انگریز جاپانیوں کے ساتھ ملکر چین میں کارخانے قائم کریں۔

معاہدہ فرانس و برطانیہ کینز ۹۔جنوری۔ یہ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ فرانس اور برطانیہ کے درمیان جو معاہدات ہونگے۔ ان کے سلسلہ میں برطانی نوآبادیات کے حقوق کو پورے طور پر محفوظ رکھا جائیگا۔

انور پاشا برلن میں (برلن ۷ر دسمبر) یہاں دو تین روز میں ایک کانفرنس منعقد ہونیوالی ہے۔ جو انور پاشا کے زیر انتظام ہوگی۔ اس کانفرنس کے انعقاد و اجتماع کا اصلی سبب انگورہ کی حکومت کے معاملات کی تنقید اور تدبیر زیر عمل کا تذکرہ ہوگا۔

۲۵ ترکی افسروں کو سزا ایتھنز ۱۰۔جنوری۔ انگورہ سے ایک پیغام مظہر ہے کہ ترکان احرار نے ۲۵ ترکی افسروں کو دولت عالیہ کے خلاف انور پاشا کے ساتھ سازباز کرنے کے جرم میں سزا دی۔

ترکی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ افیون قرہ حصار کے وسیع خط جنگ پر طرفین سے توپوں کی گولہ باری ہورہی ہے۔ افیون قرہ حصار کی آبادی میں پھر آج آگ کے شعلے نمودار ہوئے۔ جو نصف گھنٹہ تک بلند رہے۔ یونانیوں نے جادوار کی آبادی کو بھی جو افیون قرہ حصار کے مشرق میں واقع ہے۔ جلاکر خاک سیاہ کردیا ہے۔

بیس ہزار سے زیادہ مسیحی بھاگ گئے آستانہ کے ایک تار میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ نورالدین بک اڈنہ کے فوجی حاکم مقرر کئے گئے ہیں۔ جو اڈنہ پہونچ گئے ہیں۔ اور فرانسیسی سپاہ آہستہ آہستہ کیلیکیہ کے مقامات کو خالی کرتی جاتی ہے۔ اسوقت تک بیس ہزار سے زیادہ مسیحی کیلیکیہ سے بھاگ کر چلے گئے ہیں۔

بالشویک حکومت کی مالی حالت اخبار طان لکھتا ہے کہ ماسکو سے جو آفیشل خبریں موصول ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گذشتہ ۹ ماہ میں بالشویک حکومت کو ۲۲۲۷ ملیار روبل کی آمدنی ہوئی ہے۔ اور اسوقت اس کے پاس ۵ ہزار ملیار روبل کے مالی کاغذات موجود ہیں۔

یونانی شرائط صلح ناقابل قبول ہیں ہافاس ایجنسی کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ برطانیہ اور دول حلفاء کے سیاسی دوائر شرائط صلح کو جن کو یونان نے پیش کیا ہے۔ ناقابل قبول خیال کرتے ہیں۔ اور برطانوی وزارت بھی ان کی تائید نہیں کرتی۔

انجمن حقوق اقوام سوئٹزرلینڈ میں ایک انجمن حال میں قائم ہوئی ہے۔ جس کا نام انجمن حقوق اقوام ہے۔ اس انجمن کے ممبر تمام قوموں کے لوگ ہیں۔ انجمن مذکور نے اپنے ایک جلسہ میں بہت سے ضروری مسائل کے علاوہ ٹرکی کے مسائل پر خاص طور سے بحث کی ہے اور قرار دیا ہے۔ کہ ٹرکی کو تھریس اور سمرنا واپس دیئے جائیں۔ انجمن مذکور نے اپنی اس قرارداد سے لیگ اقوام کو آگاہ کر دیا ہے۔ اور شواہد و دلائل سے اپنی قرارداد کو حق بجانب ثابت کرکے توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ اس مسئلہ پر فوراً توجہ کرے۔

جرمنی کی نئی توپ لنڈن کے ایک تار سے معلوم ہوا ہے کہ جرمنی نے حال میں ایک توپ ایجاد کی ہے۔ جو ایک منٹ میں دو ہزار فائر کرتی ہے۔ اور اسکو صرف ایک سپاہی اٹھا سکتا ہے۔

ایران و افغانستان متحدہ جنگ کرینگے ایک معاہدہ کی رو سے جو حال ہی میں پایہ تکمیل کو پہونچا ہے۔ یہ طے ہوا ہے۔ کہ دونوں گورنمنٹیں کسی دشمن کے مقابلہ میں متحدہ طور سے جنگ میں شرکت کرینگی۔

طرابزون کے ساحل پر دو روسی جنگی جہاز پہنچے ہیں۔ جو عنقریب بحیرہ اسود کے اناطولی بیڑہ میں جاکر شامل ہوجائینگے۔ ان جہازوں پر اسوقت بالشویکی علم لہرا رہا ہے۔ مگر طرابزون سے روانہ ہونے کے بعد ان پر عثمانی علم نصب کردیا جائیگا۔

مسینا۔ ۱۰ر جنوری۔ بھاری بارش کی وجہ سے ایک پہاڑ پھسل گیا۔ جس سے بہت سے مکانات دب گئے۔ ۵ ہزار آدمی خوف زدہ شہر سے بھاگ گئے۔

فسادات مصر کے متعلق سزائیں قاہرہ ۱۰ر جنوری۔ بقول اخبارات مصر ۲۷ فسادیوں کو چھ یا نو ماہ قید کی سزا دیگئی ہے۔ اور باقی فسادیوں کو ۲۰۔۲۵ ضربات بید۔

جاپان میں آتشزدگی (ٹوکیو ۶ر جنوری) عظیم الشان مرکزی ٹیلیفون خانہ آتشزدگی کی وجہ سے بالکل تباہ ہوگیا ہے۔ غیر ملکی ڈاک کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

برطانی سفیر دربار کابل لنڈن ۱۰ر جنوری۔ بادشاہ سلامت نے آج میجر ایف۔ ایچ ہمفریز کو دربار کابل کا سفیر مقرر کیا۔ میجر صاحب نے بادشاہ سلامت کے ہاتھ پر بوسہ دیا۔

چین سے غیر ممالک افواج کی واپسی۔ لنڈن ۶ر جنوری۔ مشرق متعلق کمیٹی نے ایک ریزولیوشن پاس کیا جس کی رو سے

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)